

## روزہ

۱۔ روزہ اسلام کا پوتھا رکن ہے۔

۲۔ میں فرض ہوا۔

لغت میں روزہ کا معنی ہے ”رُک جانا“

شریعت میں روزہ اس عبادت کو کہتے ہیں کہ ایک مسلمان طلوع فجر کے بعد دن ڈوبنے تک کھانے پینے، بیوی سے صحبت اور دیگر روزہ توڑنے والی چیزوں سے رُکا رہے۔

۲۔ روزہ بڑی افضل عبادت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”جس نے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کیے جاتیں گے۔“

(مسند احمد)

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آدمی کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزہ کے، کیوں کہ روزہ میرے لیے ہے

(مسند احمد، مسلم)

اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔“

روزہ کی فضیلت میں بہت سی حدیثیں مروی ہیں، جنہیں حدیث کی کتابوں میں دیکھا

جا سکتا ہے۔

روزہ کی دو قسمیں ہیں : فرض اور نفل ————— پھر فرض روزہ

روزہ کے اقسام

کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ رمضان المبارک کا روزہ۔

۲۔ کفارات کا روزہ۔

رمضان کا روزہ قرآن و حدیث سے فرض ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے :

## رمضان کا روزہ

قرآن مجید کی دلیل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ

كَمَا كُنْتُمْ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“ (البقرة: ۱۸۲)

”ایمان والو! تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا، جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم اللہ سے ڈرو“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

## حدیث کی دلیل

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: (۱) گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) رمضان کا روزہ رکھنا (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔

(بخاری و مسلم)

اجماع امت

امت اسلامیہ اس بات پر متفق ہے کہ رمضان کا روزہ فرض ہے، یہ اسلام کا ایک رکن ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر اور اسلام سے

خارج ہے۔

رویت ہلال

رمضان کا روزہ، ایک عادل مسلمان کی گواہی سے واجب ہوتا ہے، اگر بدلی ہو تو ماہ شعبان کی تیس دن کی گنتی پوری کہہ لی جائے۔ البتہ شوال کا چاند یا تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے سے ثابت ہوتا ہے یا دو عادل گواہوں کی گواہی سے۔

روزہ کے دو رکن ہیں :

## روزہ کے ارکان

(۱) طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے رکنا (۲) نیت — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

”اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو وہی نیت ہے جس کی وہ نیت کرے“

(بخاری و مسلم)

نیت فجر سے پہلے ہی کر لینی چاہئے۔ نیت دل سے کی جاتی ہے، زبان سے نہیں!  
مرد اگر عاقل و بالغ ہے، صحت مند و مقیم ہے تو اس پر روزہ فرض ہے۔  
عورت کے لئے ان شرائط کے علاوہ حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

### روزہ کے بدلے نذیہ

بوڑھے مرد، بڑھیا عورت اور مایوس الطالع مریض کے لئے روزہ ضروری نہیں، ان پر  
ہر روز کے بدلے نذیہ واجب ہے۔ نذیہ روزانہ ایک مسکین کی خوارک ہے۔

### روزے کی قضاء

مسافر، مریض، حاملہ، دودھ پلانے والی عورت، حائضہ اور نفاس والی عورت روزہ نہ  
رکھے۔۔۔ بعد میں اس کی قضاء کرے۔  
(بخاری و مسلم)

### جن دنوں میں روزہ رکھنا منع ہے

۱۔ عیدین: (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔

(ترمذی ابو داؤد)

۲۔ ایام تشریق: یعنی گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ نقلی روزہ ہو یا فرض  
اس لئے کہ یہ کھانے پینے اور زکرات الہی کے دن ہیں۔

(مسند احمد)

۳۔ شک کے دن: شکر کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

(ترمذی)

۴۔ صوم دھرو صوم وصال: روزانہ بلا ناغہ روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ افضل یہ ہے کہ ایک دن  
روزہ رکھے اور دوسرے دن نہ رکھے۔

۵۔ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نقلی روزہ نہ رکھے۔

(بخاری)

### نقلی روزے

۱۔ عیدین کے چوبیس روزے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے رمضان کا پورا مہینہ روزہ رکھا، پھر شوال کے چھ روزے رکھے، اس نے گویا پورے سال کا روزہ رکھا۔“

(بخاری)

۲- عاشورہ کا روزہ: محرم کی دسویں تاریخ کو ایک دن آگے یا بعد میں ملا کر عاشورہ کی نیت سے روزہ رکھنا۔

۳- شعبان میں کثرت سے روزہ رکھنا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ رمضان کے علاوہ سب سے زیادہ شعبان کے مہینے میں روزہ رکھتے تھے۔

(بخاری)

۴- ایام بیض کے روزے: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہر مہینے کے تین دن چاندنی کے دنوں میں، یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھیں۔ اور فرمایا، یہ زندگی بھر روزہ رکھنے کے برابر ہیں۔

(نسائی)

۵- ذوالحجہ کے دس روزے غیر حاجی کے لئے۔

(بخاری)

نوٹ: نفل روزہ شروع کر کے کسی وجہ سے توڑ دینا جائز ہے (تاہم بعد میں اس کی قضا دینی ہوگی)

(مسند احمد، حدیث ام ہانی رضی اللہ عنہا)

## روزہ کے آداب

۱- سحری کھانا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”سحری کھاؤ، سحری میں برکت ہے۔“

(بخاری و مسلم)

سحری میں تاخیر کرنا سنت ہے۔

(ابوداؤد)

۲- انظار میں جلدی کرنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لوگ جب تک افطار میں عجلت کریں گے، خیر و برکت میں رہیں گے۔“

(ترمذی)

۳۔ افطار کے وقت دعا کرتا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”افطار کے وقت دعا رد نہیں کی جاتی۔“

(بخاری)

۴۔ روزہ کی مخالف چیزوں سے پرہیز کرتا: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:  
”روزہ صرف یہی ہی نہیں کہ کھانا پینا چھوڑ دیا جائے، بلکہ روزہ یہ ہے کہ لغو اور فحش گوئی سے بھی بچا جائے۔ اگر کوئی گالی دے تو کہہ دو، میں روزہ رکھتا ہوں۔“

(بخاری)

نیز فرمایا:

”جو شخص بری بات کہنا اور کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ کر روزہ رکھے۔“

(بخاری)

۵۔ مسواک کرتا: نبی کریم ﷺ روزہ رکھ کر خوب مسواک کرتے تھے۔

(بخاری)

۶۔ سخاوت اور تلاوت قرآن: رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے اور قرآن سنتے سناتے تھے۔

(بخاری)

۷۔ رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرتا: رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں خوب محنت کیا کرتے تھے راتوں میں ذکر الہی کے لئے گھروالوں کو بیدار کرتے تھے۔

(بخاری)

## روزہ میں مباح چیزیں

(ابوداؤد)

۲۔ سرمہ لگانا

(ترمذی)

۳۔ انجکشن لگوانا، خواہ نس میں ہو یا گوشت میں

(مشفق علیہ)

۴۔ قصد کھلوانا

(مشفق علیہ)

۵۔ غرارہ کرنا

(مشفق علیہ)

۶۔ تھوک گھونٹنا

(مشفق علیہ)

۷۔ پیوی کا بوسہ لینا جو ان آدمی احتیاط کرے!

(مشفق علیہ)

۸۔ صبح صلاوت یعنی فجر کے وقت سے پہلے تک کھانا پینا اور پیوی سے صحبت کرنا مباح ہے۔

(ابوداؤد)

۹۔ روزہ کی حالت میں پیوی کے ساتھ لپٹ کر سونا مباح ہے۔

(ابوداؤد)

۱۰۔ نقلی روزہ رکھ کر توڑ دینا جائز ہے۔

(مشفق علیہ)

## روزہ توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور روزہ کی قضا واجب ہو جاتی ہے، حسب ذیل

ہیں:

۱۔ قصداً کھانا اور پینا۔ لیکن اگر بھول یا جبراً کراہ سے کھاپی لیا تو قضا ہوگی نہ کفارہ۔

(مشفق علیہ)

قصداً کرتے ہیں۔ اگر اپنے آپ سے ہو جائے تو نہ قضا ہے نہ کفارہ۔

(ترزی)

۳۔ حیض یا نفاس کا آنا۔ یاد رہے اگر انظار سے ذرا پہلے بھی حیض یا نفاس آگیا تو روزہ باطل ہو جائے گا اور اس کی قضا واجب ہوگی۔

۴۔ منی کا نکلنا۔ اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر بیوی پر صرف نظر ڈالنے یا خیالات کی بناء پر منی نکل آئے، یا سوتے میں احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ ٹوٹتا ہے نہ قضا واجب ہوتی ہے!

۵۔ روزے کی حالت میں روزہ رکھنے کی نیت کر لینا اس سے روزہ باطل ہو جاتا ہے، خواہ کچھ کھائے پئے نہیں۔

۶۔ غلط فہمی کی حالت میں: مگر یہ سمجھ کر کہ دن ڈوب چکا ہے، یا ابھی سحری کا وقت باقی ہے، کھاپی لے تو ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اور دیگر علماء کے نزدیک روزہ باطل ہو جاتا ہے اور قضا واجب ہوتی ہے۔ لیکن حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، داؤد ابن حزم رحمہ اللہ، عطاء رحمہ اللہ، عروہ رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک نہ روزہ باطل ہوتا ہے نہ قضا واجب ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ الْآيَةُ ۱“

(الاحزاب)

”اور جن باتوں میں تم خطا کر جاؤ، ان میں تم پر گناہ نہیں۔ لیکن جو کلمہ دل کے قصد سے کرو گے (اس پر گناہ ہے)۔“

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری امت کی بھول چوک معاف فرمادی ہے۔“

(ابن ماجہ)

جس نے رمضان میں دن کے وقت روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کر

لی، اس پر کفارہ اور قضا دونوں واجب ہیں!

کفارہ یہ ہے کہ یا تو ایک غلام آزاد کرے، یا دو مہینے کے روزے مسلسل رکھے، یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہ حکم مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہے۔

(متفق علیہ)

۷۔ قضاء کی مدت: رمضان کے قضاء روزوں کے لئے کوئی مدت متعین نہیں، جب بھی سہولت ہو ادا کرے۔

### میت کی طرف سے روزہ کی قضاء:

جو شخص مر گیا اور اس پر روزہ کی قضا واجب تھی، لیکن استطاعت کے باوجود روزہ کسی مجبوری سے نہ رکھ سکا ہو تو ایسے شخص کی طرف سے اس کے قریبی رشتہ دار روزہ رکھ کر اس کو روزہ کی قضاء سے بری کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَن مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَهُ“

(رواہ الشیخان)

”اگر کوئی مر جائے اور اس پر روزے باقی ہوں، تو اس کا ولی اسکی طرف سے روزہ رکھے۔“

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ، میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان پر روزے باقی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے روزہ رکھوں؟“ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا، ”اگر تمہارے ماں باپ پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کو ادا نہ کرتے؟“ اس نے کہا ”ضرور!“

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ کے قرض کو ادا کرنا تو زیادہ ضروری ہے۔“

(مسند احمد)

### شب قدر

رمضان کے آخری عشرے کی پانچ طاق راتیں (۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹) سال بھری تمام راتوں سے افضل ہیں۔

ان پانچ راتوں کو جاگ کر، عبادت و توبہ و استغفار و دعاء میں گزارنا چاہئے۔  
ان میں سب سے افضل ستائیسویں کی رات ہے۔

(مسلم)

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:

”جس نے پیلۃ القدر میں ایمان اور تو اکی نیت سے قیام کیا، اس کے پچھلے تمام گناہ بخش



دیئے جائیں گے۔"

(بخاری و مسلم)

لیلتہ القدر میں یہ دعاء پڑھنی چاہئے:

اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ترمذی)

"اے اللہ! تو خوب معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھے بھی معاف فرما!"

جناب خادم حسین پوری  
الریاض، سعودی عرب

## دانائی کی باتیں

- حکمت اور دانائی غریب کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔
- جب کسی مجلس میں جاؤ تو سلام کر کے، جہاں جگہ ملے، بیٹھ جاؤ۔ لوگوں کو پھلانگ کر کے جانے کی کوشش نہ کرو۔
- بلاوجہ بولنا شروع نہ کرو۔ پہلے اہل مجلس کی گفتگو کو سنو اور موقع محل پر بات کرو۔ اگر اہل مجلس قرآن و حدیث کی باتوں میں مشغول ہوں، تو تم بھی ان کے ساتھ مل جاؤ۔ اور اگر وہاں فضول اور بچر باتیں ہو رہی ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور کسی اچھی مجلس کی تلاش کرو۔
- دانائی آدمی کے غصے میں بھی دانائی کی بات ہوتی ہے، اُس کے غصے کو بے پروائی سے نہ ٹالو۔
- خاموشی بڑی اچھی صفت ہے۔ خاموشی میں ندامت نہیں اٹھانی پڑتی۔ اگر کلام چاندی ہے تو خاموشی سونا۔
- شر سے ہمیشہ ڈر رہو، شر سے شر پیدا ہوتا ہے۔
- غضب اور غصے سے بچو۔ غصے کی زیادتی عقلمند کے دل کو بھی مردہ بنا دیتی ہے۔